معزول شاہِ ایران جو بزعمِ خود شاہوں کا شاہ کہلاتا تھا اب خدا کی یہ وسیع کائنات اس پر اپنا عرصۂ حیات اتنا تنگ کرچکی ہے کہ ملک ملک اور دیس دیس سے راندہ درگاہ ہوتے ہوتے اُسے پناہ بھی مل رہی ہے تو خدا کے نزدیک ذلیل اور مغضوب و مقہور قوم یہود کے دامن میں کہ انہیں شاید مسلمانوں میں اپنے صیہونی مقاصد کا آلہ کار اور ایجنٹ اگر ملا تھا تو شاہِ ایران اب اس کی خدمت کا صلہ دینے کا وقت آیا تو عظیم باپ امریکہ نے بھی دغا دیدیا بلکہ اس کے ناجائز بچے اسرائیل نے بڑھ کر دامنِ شفقت پھیلا دیا اور عنقریب خبر آئے گی کہ ؎

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔

علم وحکمت دین وموعظت کے کتنے چراغ پچھلے دنوں گل ہوگئے اور کیسے کیسے ستون پیوندِ خاک ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۲۴ مئی کو مولانا محمد علی مونگیری کے پوتے اور سچے جانشین جامعہ عثمانیہ دکن کے صدر شعبۂ دینیات علم حدیث، اسماء الرجال اور فقہ پر گہری نظر رکھنے والے نقاد و بصیر عالم اور امام بخاری کی کتاب الادب المفرد کی مبسوط عربی شرح فضل اللہ الصمد کے مصنف حضرت مولانا سید فضل اللہ صاحب رحمانی تقریباً ۸۰ برس کی عمر میں علی گڑھ میں انتقال فرماگئے۔ اور اب خبر آئی کہ مظاہر العلوم سہارنپور کے باصلاحیت منتظم، حدیث کے بلندپایہ استاذ ایک شیخِ طریقت اور متبحر عالم حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب ناظم مظاہر العلوم سہارنپور بھی رفیقِ اعلیٰ سے جاملے مرحوم نے عمر بھر دین اور طلبۂ دین کی خدمت کی وہ حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب مدظلہ نزیل مدینہ طیبہ کے شاید سب سے بڑھ کر دیرینہ رفیق اور معتمد تھے، حق تعالیٰ دین کے ان خادموں کو ان کی محنتوں کا غیر متناہی صلہ عطا فرمادے۔

انتقال فرمانے والے حضرات میں ہمارے ملک کے ایک بزرگ حضرت مولانا فضل احمد صاحب سکنہ تلہ گنگ بھی ہیں جن کی ساری زندگی دینی وملی کاموں میں محنت اور جدوجہد میں گزری وہ امیرِ شریعتؒ کے مخلص ساتھیوں میں سے تھے اور اب بھی تحفظ ختم نبوت کے کاموں میں سرگرمی سے حصہ لے رہے تھے دارالعلوم حقانیہ کی امداد اور تعاون میں بھی وہ ہمیشہ بھرپور حصہ لیتے رہے حق تعالیٰ علم وادب کے ان چراغوں کی روشنی سے اُس دنیا کو روشن رکھے اور ان کے معنوی برکات وفیوضات جاری وساری رہیں۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق

از جناب محمد یوسف کاکانوی

پاکستان میں شیعہ آبادی؟

پاکستان میں موجودہ شیعہ آبادی کتنی ہے؟

۱۔ خود شیعہ حضرات کا دعویٰ

شیعہ حضرات کا اپنی آبادی کے متعلق کوئی حتمی دعویٰ نہیں ہے۔ بلکہ جو جس کے جی میں آتا ہے وہی کہتا ہے کبھی شیعہ آبادی (کل آبادی کا) ۳۰٪ ہوتی ہے کبھی یہ بڑھ کر ۴۰٪ ہو جاتی ہے۔ کبھی تناسب کی جگہ اعداد ہوتے ہیں جو کبھی دو کروڑ اور کبھی ساڑھے تین کروڑ۔

۲۔ شیعہ آبادی کے متعلق عام تاثر

کیونکہ ذرائع ابلاغ پر عموماً شیعہ حضرات قابض ہیں اور وہ اپنی آبادی بڑھا چڑھا کر بیان کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کے پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر عام لوگوں کا یہ خیال ہے کہ پاکستان میں شیعہ آبادی ۱۰ سے ۱۵ فیصد تک ہے لیکن کیونکہ یہ تاثر ٹھوس حقائق کی بنا پر نہیں ہے بلکہ محض خیال ہے" — اور اس کیفیت کی ممکنہ وجوہ میں شیعہ پروپیگنڈہ سرفہرست ہے ذرائع ابلاغ پر ان کے گہرے کنٹرول کی وجہ سے ان کو غیر معمولی "کوریج" ملتا ہے۔ اہم عہدوں پر شیعہ حضرات کا فائز ہونا اور پاکستان کی تقریباً نصف دولت پر ان کا قبضہ (۲۲ دولت مند خاندانوں میں تقریباً نصف شیعہ ہیں) لاؤڈ اسپیکر پر مجالس، ماتم اور شب بیداریوں کی ہر طرف سے آواز — حالانکہ مجالس کی حاضری بہت معمولی ہوتی ہے اور شب بیداریوں میں عموماً کیسٹ بجتا رہتا ہے اور صرف ایک یا دو آدمی اس کے انتظام کے لئے حاضر رہتے ہیں لیکن لاؤڈ اسپیکر اس قدر تیز استعمال کیا جاتا ہے جس سے دور دور آواز جاتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ سینکڑوں آدمی شب بیداری میں شامل ہیں اور اس طرح ان کی آبادی اصل سے بے حد زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ محرم میں ہر شیعہ روزانہ سات آٹھ مجالس میں حاضری دیتا ہے جس کی وجہ سے چھوٹی چھوٹی کامیاب مجالس کی کثرت دکھائی دیتی ہے اس کے علاوہ بڑی پبلک مجالس جن میں تقریباً (سوائے معذوروں کے) تمام ہی شیعہ شریک ہوتے ہیں اور پھر ہر شیعہ یہ کوشش کرتا ہے کہ اس میں سنی بھی شریک ہوں۔ اور چونکہ بیشتر عہدے شیعوں کے قبضے میں ہیں اس لئے وہ عہدے سے بے فائدہ بھی اٹھاتے ہیں اور ان کے ماتحت سنی کافی تعداد میں شریک ہو جاتے ہیں۔ اس لئے وہ مجالس بہت کامیاب اور بڑی معلوم ہوتی ہیں۔ اور اس طرح شیعہ آبادی غیر شعوری طور پر اپنی اصل سے کئی گنا زیادہ معلوم ہوتی ہے

۳- اصل حقیقت:

اعداد و شمار اور دیگر حقائق کی بنا پر پاکستان میں شیعہ آبادی کی اصل حقیقت یہ ہے کہ کل آبادی کا 1.75% یعنی پونے دو فیصد ہیں اور کل آبادی کی مذہبی تقسیم حسب ذیل ہے۔

سنی	۹۴.42	فی صد
شیعہ	1.75	"
غیر مسلم بشمول قادیانی۔	3.83	"

الف شیعہ آبادی اعداد و شمار کی روشنی میں

مردم شماری اور شیعہ

پاکستان بننے کے بعد ۱۹۵۱ء، ۱۹۶۱ء اور ۱۹۷۲ء میں مردم شماری ہوئی ہے مگر شیعوں کو الگ شمار نہیں کیا گیا جس کی وجہ خود ان کی اپنی خواہش کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ کیونکہ حکومت میں نیز ذرائع ابلاغ صنعت و تجارت، دولت بلکہ ہر میدان میں شیعہ حاوی ہیں۔ اور یہ ایک بہت منظم اور فعال گروہ ہیں۔ اس لیے یہ اپنی حسب منشا پالیسی بنوانے میں کامیاب ہیں۔ لیکن اگر مردم شماری میں شیعوں کو الگ شمار کر لیا جاتا اور سنی و شیعہ آبادی کی الگ الگ تعداد شائع ہو جاتی تو ان سب بلند بانگ دعووں کی حقیقت کھل کر سامنے آجاتی۔ حالانکہ خود شیعہ نظم کے پاس اپنی آبادی کی پوری پوری تفصیلات ہوتی ہیں وہ اگر اپنے دعوؤں میں سچے ہیں تو تفصیل وار شیعہ آبادی کے اعداد و شمار شائع کر کے اصل حقائق کو قوم کے سامنے آنے دیں۔

پاکستان بننے سے پہلے غیر منقسم ہند میں ۱۹۴۱ء (اور اس سے پہلے) ۱۹۳۱ء میں مردم شماری ہوئی مگر وہاں بھی شیعہ آبادی الگ نہیں دکھائی گئی۔ حالانکہ یہودی آبادی جو کل ۲۲ ہزار کے لگ بھگ ہے اس کی تفصیل موجود ہے انگریزوں کی عام پالیسی بھی تھی کہ مسلمانوں کو گروہ در گروہ بانٹیں۔ اس لئے اگر وہ شیعہ آبادی کو الگ دکھاتے تو ان کی عام پالیسی کے مطابق ہوتا لیکن چونکہ انگریزوں کے ہاں ایک مراعات یافتہ طبقہ تھا اور یہ مراعات ان کی آبادی کے تناسب سے بہت زیادہ تھیں اس لئے لازماً شیعوں کے حق ہی میں تھا کہ وہ اپنی آبادی کی کمی کے راز کو ظاہر نہ ہونے دیں اور انگریزوں پر اپنے اثر و رسوخ کو استعمال کر کے بعد کی مردم شماریوں میں اپنی علیحدہ تعداد نہ آنے دیں۔ کیونکہ ۱۹۲۱ء کی مردم شماری میں اصل حقیقت سامنے آچکی تھی۔

۲- ۱۹۲۱ء کی مردم شماری

غیر منقسم ہند کی ۱۹۲۱ء کی مردم شماری میں شیعہ آبادی کی صوبہ وار تفصیل دی ہوئی ہے جس کو بنیاد بنا کر ہم مندرجہ ذیل حقائق کی مدد سے موجودہ آبادی کا تخمینہ بآسانی لگا سکتے ہیں۔

ہندوستان کی عام آبادی کا شرح اضافہ کیا رہا ہے۔ ۲۔ وہ گروہ جس کا کہ شیعہ خود ہیں یعنی مسلمانوں کی آبادی میں شرح اضافہ کیا جا رہا ہے۔ ۳۔ غیر منقسم ہند کے وہ کون سے علاقے ہیں جن کی آبادی سے موجودہ پاکستان کی آبادی کا تعلق ہے۔ تاکہ ہمارے تخمینے میں ۱۹۴۷ء کی ہجرت کے جو اثرات ہوئے وہ بھی ملحوظ ہو جائیں۔ ۴۔ مندرجہ بالا کے علاوہ ہمیں اس حقیقت کو بھی ملحوظ رکھنا ہے کہ چونکہ ہمارا مسئلہ ایک مذہبی گروہ سے وابستہ ہے اس لئے اس گروہ میں تبدیلی مذہب سے کوئی فرق ہوا ہے یا نہیں یعنی ان کی تبلیغی مساعی سے ان کے گروہ میں اضافہ ہوا ہے یا اس گروہ میں ترکِ مذہب سے کمی ہوئی ہے۔

جدول الف - ۱۹۲۱ء میں ہندوستان میں صوبہ وار شیعہ آبادی

نمبر شمار	صوبہ (غیر منقسم ہند)	شیعہ آبادی	حوالہ:- مردم شماری رپورٹ ۱۹۲۱ء				صوبہ متحدہ کی ۱۹۱۱ء کی شیعہ آبادی کی بنا پر ۱۹۲۱ء کی آبادی کا تخمینہ
			جلد نمبر	شمارہ	ضمیمہ	صفحہ	
۱	بلوچستان	۳۷۳۹	۴	۱	-	۴۸	
۲	سرحد	۸۰۲۰۰	۴	۱	-	۸۷ تا ۸۴	
۳	پنجاب و دہلی	۲۵۹۳۵۱	۱۵	۱	-	۱۷۶	
۴	بمبئی و سندھ	۱۴۴۴۲۷	۸	۱	ف	۱۶	
۵	یوپی	۱۷۱۵۲۳	-	-	-	-	
۶	آسام	۴۳۴	۳	۱	-	۵۳	
۷	بنگال	۲۵۸۰	۵	۱	-	۱۶۱	
۸	سی پی و برار	۱۱۶۴۰	۱۱	۲	-	۳۵	
۹	مدراس	۵۴۱۱۴	۱۳	۱	-	۵۹	

نوٹ - ۱۹۱۱ء سے لے کر ۱۹۲۱ء تک کل آبادی میں اضافہ برائے نام ہوا ہے۔ جس کی وجہ وبائی امراض وغیرہ ہیں۔ (حوالہ مردم شماری رپورٹ ۱۹۱۱ء ج ۱۵ حصہ اول صفحہ ۱۵۸)

۳۔ متعلقہ صوبہ تشکیل پاکستان

غیر منقسم ہند کے وہ صوبے جو اب کلی یا جزوی طور پر پاکستان میں شامل ہیں حسب ذیل ہیں۔

۱۔ بلوچستان اور سرحد کلی طور پر (۲) صوبہ پنجاب و دہلی میں سے صرف مغربی پنجاب۔ ۳۔ صوبہ بمبئی و سندھ میں سے صرف سندھ متعلقہ صوبوں کی کل آبادی (۱۹۲۱ء)

بلوچستان ۳۷۳۹ سرحد

اگر لکھنؤ وغیرہ سے بھی کچھ ہجرت تصور کریں تو مزید ۵۰۰۰

اس لئے ۱۹۲۱ء کی کل متعلقہ (شیعہ) آبادی ۴۱۲۲۹۰

۶۔ موجودہ آبادی

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ۱۹۲۱ء کی متعلقہ آبادی آج کے کُنا ہو چکی ہے۔ ہمارے پاس جو مواد ہے اور جس سے ہم مدد لے سکتے ہیں وہ پاکستان بننے کے بعد کی مردم شماری رپورٹس ہیں یعنی ۱۹۵۱ء اور اس کے بعد کی رپورٹیں جس سے پاکستان کی آبادی کا شرح اضافہ معلوم کرنا ہے مگر ۱۹۲۱ء سے لے کر ۱۹۵۱ء کے عرصہ کے لئے صرف غیر منقسم ہند کے اعداد و شمار سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

جدول ب۔ ۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۲ء تک کل آبادی کا شرح اضافہ

۱	سن	۱۹۰۱	۱۹۱۱	۱۹۲۱	۱۹۳۱	۱۹۴۱	۱۹۵۱
۲	کل ہند کی آبادی ہزاروں میں	۲۸۳۸۶۷	۳۰۳۰۰۴	۳۰۵۷۲۶	۳۳۷۶۷۵	۳۸۸۹۹۸	۴۳۲۸۴۲
۳	ایک مردم شماری کا پچھلے عشرہ سے تناسب	۔	۱٫۰۶۷	۱٫۰۰۹	۱٫۱۰۶	۱٫۱۵۰	۱٫۱۱۳
۴	۵۱ اور ۲۱ کا تناسب	۔		۔	۔	۔	۱٫۴۱۵

حوالہ برائے آبادی ۱۹۰۱ء تا ۱۹۴۱ء (۲ صفحہ ۱۷۹)

" " " ۱۹۵۱ء (برائے پاکستان ۳ صفحہ ۴ برائے ہند ۱ صفحہ ۶۵)

جدول ت۔ ۱۹۰۱ سے ۱۹۵۱ برصغیر کی مسلم آبادی کا شرح اضافہ

۱	سن	۱۹۰۱	۱۹۱۱	۱۹۲۱	۱۹۳۱	۱۹۴۱	۱۹۵۱
۲	کل ہند مسلمانوں کی آبادی ہزاروں میں	۶۲۱۱۸	۶۷۸۳۵	۷۱۰۰۵	۷۹۳۰۵	۹۴۴۴۶	۱۰۲۱۴۰
۳	ایک مردم شماری کا پچھلے عشرہ سے تناسب	۔	۱٫۰۹۲	۱٫۰۴۷	۱٫۱۱۷	۱٫۱۹۱	۱٫۰۸۱۵
۴	۵۱ اور ۲۱ کا تناسب	۔	۔	۔	۔	۔	۱٫۴۳۸

حوالہ برائے آبادی ۱۹۰۱ تا ۱۹۴۱ (۲ صفحہ ۱۷۹)

" " " ۱۹۵۱ (۱ صفحہ ۶۵ اور ۳ صفحہ ۶)

۷۔ ۱۹۵۱ء میں شیعہ آبادی کا تخمینہ

۱۹۲۱ء کی متعلقہ آبادی ——— ۴۱۲۲۹۰

۱۹۵۱ کی آبادی شرح اضافہ ۱٫۴۱۵ ۴۱۲۲۹۰ × ۱٫۴۱۵ = ۵۸۳۳۹۰ (مطابق جدول ب)

۱۹۵۱ کی آبادی شرح اضافہ ۱ر۴۳۸ ۴۱۲۲۹۰ x ۱ر۴۳۸ = ۵۹۲۸۷۳ (مطابق جدول ت)

ہم ۱۹۵۱ء میں وہ ہی شیعہ آبادی تسلیم کئے لیتے ہیں جو شیعوں کے حق میں ہے یعنی ۵۹۲۸۷۳

۸۔ موجودہ شیعہ آبادی

۱۹۷۲ء میں پاکستان کی آبادی (مردم شماری کے مطابق ۶۴۸۹۲ر۰۰۰

۱۹۷۶ء کے لئے اقوام متحدہ کا تخمینہ ۷۲۴۰۰ر۰۰۰

(حوالہ ۴ صفحہ ۹۱۷)

جنوری ۱۹۷۲ء سے جون ۱۹۷۶ء تک (۴½ سال) کا سالانہ شرح اضافہ ۲ر۴۲۳

جون ۱۹۷۹ء میں پاکستان کی آبادی کا تخمینہ ۷۷۸۸۲ر۰۰۰

موجودہ آبادی کا (۱۹۵۱ کی آبادی سے) تناسب ۲ر۳۰۴

موجودہ شیعہ آبادی ۵۹۲۸۷۳ x ۲٫۳۰۴ = ۱۳۶۵۹۷۳

(کل موجودہ آبادی کا فی صد ۱٫۷۵)

۱۹۲۱ کی شیعہ آبادی کے اعداد و شمار اور اس وقت سے لے کر بعد کی شرح اضافہ کی بنیاد پر موجودہ شیعہ آبادی کا تخمینہ پیش کر دیا گیا۔ اس کے بعد ہمیں صرف یہ دیکھنا باقی رہ گیا کہ شیعہ آبادی پر تبدیلی مذہب سے تو کوئی فرق نہیں پڑا ہے یعنی غیر شیعہ شیعیت قبول کر کے شیعوں کی تعداد میں اضافہ کیا ہے۔ یا۔ شیعوں نے ترکِ مذہب سے شیعوں کی تعداد میں کمی کی ہے۔ آیئے ہر دو امکانات پر ایک نظر ڈال لیتے ہیں۔

غیر شیعوں کا شیعیت قبول کرنا

اس امکانی شکل کے لئے ضروری ہے کہ جس گروہ میں اضافہ ہو وہ اپنے مذہب کی تبلیغ کرتا ہو قطع نظر اس کے کہ اس مذہب میں جاذبیت ہو یا نہ ہو) یہ شرط اولین ہے مگر شیعیت میں تبلیغ منع ہے۔ جیسا کہ حسب ذیل حوالہ سے ظاہر ہے۔

”فضل بن یسار سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق سے کہا۔ ہم لوگوں کو امر امامت کی طرف بلائیں؟ فرمایا۔ نہیں اے فضل جب خدا کسی بندے سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو فرشتہ کو حکم دیتا ہے۔ وہ اس کی گردن پکڑ کر اس امر کی طرف متوجہ کر دیتا ہے چاہے وہ شخص خوش ہو یا ناخوش۔“

مندرجہ بالا حکم امام کی مترجم نے جو توضیح پیش کی ہے۔ حسب ذیل ہے۔

توضیح ”چونکہ ہر زمانہ میں حکومتیں ہمارے ائمہ کے خلاف رہیں۔ لہٰذا انہوں نے مومنین کو کھلم کھلا امامت کی طرف بلانے سے روکا۔ اور اس معاملہ کو توفیق الٰہی کے سپرد کیا ہے“ (الشافی ترجمہ اصول کافی ج ا ص ۱۶۸)

مندرجہ بالا حوالہ سے صاف ظاہر ہے کہ براہِ راست تبلیغ شیعیت میں نہیں اور جب تبلیغ نہیں تو اشاعت مذہب

کس طرح ممکن ہے ؟ یہ حقیقت بالواسطہ مندرجہ ذیل اعداد و شمار سے بخوبی واضح ہوجاتی ہے ۔

دینی مدارس کے اعداد و شمار اور شیعہ آبادی

تمام دینی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے علماء دین کی ضرورت رہتی ہے مثلاً بحیثیت مدرسین ۔ بحیثیت ائمہ مساجد بحیثیت واعظین و ذاکرین ، برائے نکاح و میت وغیرہ ۔ ان سب کاموں کے لئے علماء کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ ضرورت دینی مدارس ہی پورا کرتے ہیں ۔ جہاں علماء تیار ہوتے ہیں ۔ چنانچہ دینی مدارس اور ان میں طلباء کی تعداد کا آبادی سے گہرا رشتہ ہونا لازمی ہے اور یہ نسبت ۔ کوئی وجہ نہیں کہ شیعوں کی عام مسلمانوں سے مختلف ہو ۔

لہٰذا جو نسبت دینی مدارس کے لئے کل طلباء کی کل مسلم آبادی سے ہے وہی نسبت کل طلبا کی مسلم آبادی سے ہے وہی نسبت کل شیعہ طلبا کی ان کی آبادی سے ہونی چاہئے ۔

آئیے اب مندرجہ ذیل اعداد و شمار دیکھتے ہیں ۔

جدول ث ۔ دینی مدارس کے اعداد و شمار

صوبہ	کل مدارس	کل شیعہ مدارس	شیعہ مدارس کل کا فیصد	کل طلبا	کل شیعہ طلبا	شیعہ طلبا ، کل کا فی صد
پنجاب	۵۸۰	۱۳	۲.۲۴	۲۹۰۹۵	۴۴۲	۱.۵۲
سرحد	۱۴۹	۱	۰.۶۷	۹۵۰۶	۳۱	۰.۳۲
سندھ	۱۲۰	۱۰	۰.۸۳	۵۴۳۰	۳۵	۰.۶۵
بلوچستان	۴۴	-	-	۱۲۰۷	-	-
کل پاکستان	۸۹۳	۱۵	۱.۶۸	۴۵۲۳۸	۵۰۸	۱:۱۲

(حوالہ ۵ ۔ صفحہ بالمقابل ۱۷ ۔ بالمقابل ۳۶۹ ۔ بالمقابل ۴۷۵ ۔ بالمقابل ۵۶۵ اور شیعہ مدارس کے اعداد و شمار کے لئے دیکھو صفحہ ۳۱، ۳۲، ۱۱۶، ۱۳۳، ۱۷۸، ۱۸۳، ۱۹۰، ۱۹۵، ۱۹۷، ۲۶۷، ۲۶۸، ۳۰۴، ۳۶۳، ۴۳۱، ۴۹۰

مندرجہ بالا دینی مدارس کے اعداد و شمار بالکل اس تخمینہ کے مطابق ہیں جو ۱۹۲۱ء کی مردم شماری وغیرہ سے ظاہر ہوتے ہیں طلباء کی نسبت سے آبادی ۱.۱۲ فی صد ظاہر ہوتی ہے جو ۰.۷۵ (یعنی $\frac{۳}{۴}$ ۱ فیصد) سے کم ہے جس کی وجہ ایک تو لازماً یہ ہے کہ ۱۹۲۱ کی مردم شماری میں شیعہ سے مراد تمام شیعہ فرقے ہیں ۔ یعنی شیعہ اثنا عشری ۔ شیعہ اسماعیلی اور شیعہ بوہری مگر دینی مدارس کے جائزے سے ہیں جو اعداد و شمار ہیں وہ صرف شیعہ اثنا عشری کے ہیں بہر حال نتیجہ صاف ہے کہ شیعہ آبادی پاکستان میں کل آبادی کا زیادہ سے زیادہ ۱.۷۵٪ ہے ۔ (یعنی پونے دو فیصد)